19901 ـ استعمال كے ليے تيار كرده سونے كى زكاة

سوال

ميں چاہتا ہوں كہ آپ مجھے اور ميرے بھائيوں كو سونے يا چاندى اور سونے كے زيورات جو كہ استعمال كے ليے ہوں تجارت كے ليے نہيں ميں زكاۃ كے موضوع ميں تفصيلى معلومات مہيا كريں.
كيونكہ بعض افراد كا كہنا ہے كہ: استعمال كے ليے تيار كردہ ميں زكاۃ نہيں ہے، اور دوسرے افراد كہتے ہيں: اس ميں زكاۃ ہے، چاہے وہ استعمال كے ليے ہو يا تجارت كے ليے.
اور يہ كہ استعمال كے ليے تيار كردہ ميں زكاۃ كے بارہ ميں وارد شدہ احاديث ان احاديث سے قوى ہيں جن ميں ہے كہ اس ميں زكاۃ نہيں، ميرى گزارش ہے كہ اس سوال كا جواب ديں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اہل علم كا اجماع ہے كہ جب سونے اور چاندى كا حرام زيور ہے تو اس ميں زكاۃ ہے، چاہے وہ استعمال كے ليے ہو يا تجارت وغيرہ كے ليے، ليكن اگر وہ زيور مباح اوراستعمال كے ليے ہو يا عاريتا جيسا كہ چاندى كى انگوٹھى، اور عورتوں كا زيور اور جو اسلحہ وغيرہ ميں مباح ہے، تو اس كى زكاۃ ميں اہل علم كا اختلاف ہے.

بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ اس ميں زكاۃ واجب ہے كيونكہ يہ مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى كے عموم ميں شامل ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندى جمع كر كے ركھتے ہيں، اور اسے اللہ تعالى كى راہ ميں خرچ نہيں كرتے انہيں المناك عذاب كى خبر دے ديں التوبۃ (34).

امام قرطبى رحمہ اللہ تعالى اس آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما نے صحيح بخارى ميں اس كا معنى بيان كيا ہے:

انہيں ايك اعرابى كہنے لگا: مجھے آپ اللہ تعالى كے اس فرمان كے متعلق بتائيں:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں.

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: اسے کنز اور خزانہ بنانا یہ ہے کہ اس کی زکاۃ ادا نہ کی جائے، اس کے لیے ہلاکت ہے، یہ تو زکاۃ کے نزول سے قبل تھا، جب اللہ تعالی نے زکاۃ نازل فرما دی تو اسے اموال کے لیے پاکیزگی کا باعث بنا دیا.

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے تعلیقا روایت کیا ہے (2 / 111) اور (5 / 204) میں بھی تعلیقا، اور ابن ماجہ (1 / 569 - 570) حدیث نمبر (1787) اور سنن بیہقي (4 / 82) اھـ

اور اس کی متقاضی احادیث بھی وارد ہیں، جسے ابو داود اور نسائی اور ترمذی رحمہ اللہ نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے بیان کیا ہے کہ:

" ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں دو سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو ؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالی روز قیامت اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟

تو اس نے وہ دونوں اتار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے اور کہنے لگی یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

مسند احمد (2 / 178) (204 - 208) سنن ابو داود (2 / 212) حدیث نمبر (1563) سنن ترمذی (3 / 29 - 30) حدیث نمبر (637) سنن نسائی (5 / 38) حدیث نمبر (2479، 2480) دارقطنی (2 / 112) ابن ابی شیبۃ (3 / 153) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (537) حدیث نمبر (1260) طبع ہراس اور بیہقی (4 / 140) میں روایت کي ہے.

اور سنن ابو داود، اور مستدرك حاکم اور دارقطنی اور سنن بیہقی میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمانے لگے:

" عائشہ یہ کیا ہے؟

تو میں نے عرض کیا: میں نے اس لیے بنوائے ہیں کہ آپ کے لیے انہیں بطور زینت استعمال کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟

تو میں نے عرض کیا: نہیں، یا ما شاء اللہ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے یہ آگ کے کافی ہیں"

ابو داود (2 / 213) حدیث نمبر (1565) یہ ابو داود کے الفاظ ہیں، اور سنن دار قطنی (2 / 105) الحاکم (1 / 389 ـ 390) سنن بیہقی (4 / 139).

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی پازیب پہن رکھی تھیں تو میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زکاۃ کے نصاب تک پہنچ جائے اور اس کی زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے"

سنن ابو داود (2 / 212 ـ 213) حدیث نمبر (1564) سنن دار قطنی (2 / 105) مستدرک الحاکم (1 / 390) سنن بیہقی (4 / 83، 140).

اور بعض کا کہنا ہے کہ اس میں زکاۃ نہیں؛ کیونکہ مباح استعمال لباس اور سامان کی جنس میں سے ہو گیا ہے، نہ کہ قیمت کی جنس میں سے ہے، اور انہوں نے آیت کے عموم کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے جس پر صحابہ کرام کا عمل تھا.

صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ ان کی پرورش میں ان کے بھائی کی یتیم بچیاں تھیں اور ان کا زیور تھا جس کی وہ زکاۃ ادا نہیں کرتی تھیں.

اور دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں اور اس کی زکاۃ نہیں دی حالانکہ وہ پچاس ہزار کا تھا.

سنن دار قطنی (2 / 109).

اور ابو عبید نے اپنی کتاب" الاموال " میں بیان کیا ہے کہ:

حدثنا اسماعيل بن ابراہيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر: كہ ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ اپنى بيٹيوں ميں سے كسى عورت كى شادى دس ہزار ميں كرتے اور اس ميں سے چار ہزار كا زيور بناتے، راوي بيان كرتے ہيں كہ وہ اس كى زكاۃ نہيں ديتے تھے.

دار قطنى نے بھى ايسے ہى بيان كيا ہے (2 / 109) اور ابو عبيد نے الاموال صفحہ نمبر (540) حديث نمبر (1276) طبع ہراس، سنن بيہقى (4 / 138).

ہميں اسماعيل بن ابراہيم نے ايوب سےاور انہوں نے عمرو بن دينار سے بيان كيا عمر بن دينار كہتے ہيں كہ: جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما سے دريافت كيا گيا: كيا زيور ميں زكاۃ ہے ؟

تو انہوں نے جواب ديا: نہيں.

كہا گيا: چاہے دس ہزار كو بھى پہنچ جائے.

ابو عبيد نے الاموال صفحہ نمبر (540) حديث نمبر (1275) طبع ہراس سنن بيہقى (4 / 138).

اور ان دو اقوال ميں راجح قول اس كا ہے جو اس ميں زكاۃ واجب قرار ديتا ہے، جب نصاب كو پہنچ جائے، يا اس كے مالك كے پاس سونا اور چاندى يا دوسرا تجارتى سامان ہو جو سارا ملا كر نصاب كو پہنچے، اس كى دليل زكاۃ كے وجوب كى عمومى احاديث ہيں.

اور ہمارے علم كے مطابق ايسا كوئى مخصص نہيں، اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص، عائشہ، اور ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہم كى مندرجہ بالا احاديث جن كى سند جيد ہے اور كوئى طعن ايسا نہيں جو موثر ہو اس ليے اس پر عمل واجب ہے.

رہا مسئلہ امام ترمذى اور ابن حزم اور موصلى كا ان كو ضعيف كہنے ميں تو ہمارے علم كے مطابق كوئى وجہ نہيں، يہ علم ميں رہے كہ امام ترمذى نے جو كچھ ذكر كيا ہے وہ اس ميں معذور ہيں؛ كيونكہ انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہما سے ضعيف طريق سے روايت كى ہے.

اور ابو داود اور نسائى ابن ماجہ نے دوسرے صحيح طرق سے روايت كى ہے، اور ہو سكتا ہے امام ترمذى تك يہ نہ پہنچ سكى ہوں.

اللہ تعالى ہى توفيق دينے والا ہے، اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے .